سے پوچھو کہ سبائیوں نے ان کو بھیجا کہ حضرت عثمانؓ کو جا کر سمجھاؤ۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ میں تم کو کیا سمجھاؤں انك لتعلم مانعلم جو ہم جانتے ہیں آپ ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں پھر کہا ابو بکر وعمر بھی نبی اکرمؐ کی صحبت میں بیٹھے لیکن ایک شرف تجھ کو حاصل ہوا جو ان کو حاصل نہ ہوا انلت من صهره مالم ینالا۔ تم کو نبی نے دو بیٹیاں دیں کائنات میں کسی اور کو دو نہیں دیں (نہج البلاغہ ص ۲۳۴)

میری بیعت بھی ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابو بکر وعمر وعثمان رضوان اللہ علیہم کی بیعت کی تھی۔ اور اسی شرط پر جس شرط پر ان کی بیعت کی تھی۔

اپنے بیٹے حسن کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا فقد نظرت فی اعمالهم وفکرت فی اخبارهم وسرت فی اثارهم حتی عدت کاحدهم (نہج البلاغہ جلد دوم)

تحقیق میں نے ان کے اعمال کو دیکھا ان کی خبروں میں غور و فکر کیا اور ان کے نقش قدم پہ چلا حتیٰ کہ میں بھی ان جیسا خلیفہ ہوا۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

خلفاء ثلاثہ کو برا کہنے والو حضرت علیؓ کے اس فرمان کو بار بار پڑھو کہ میں ان کے نقش قدم پر چلا شاید کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت کی راہ پہ گامزن کر دے۔

اگر یہ لوگ حق پر نہ تھے ان کی خلافت صحیح نہ تھی تو حضرت علی ان کے نقش قدم پر کیوں چلے آج کوئی معمولی آدمی اپنے دشمن کو دیکھ کر رستہ تبدیل کر لیتا ہے حضرت علی ان کے فوت ہو جانے کے بعد بھی ان کے نقش قدم پر کیوں چلے؟

جب کہ شیعہ تو حضرت علیؓ کا یہ فرمان بھی نقل کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر ساتوں جہاں اور جو ان کے آسمانوں کے نیچے ہے مجھے اس خاطر دیئے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے میں ایک چیونٹی کے منہ سے جو کا دانہ چھین لوں تو ہرگز ایسا نہ کروں گا تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک اس پتے سے بھی کمتر جو ایک ٹڈی کے منہ میں ہو اور وہ اسے چبا رہی ہو۔ (نہج البلاغہ ص ۲۱۸)

اگر خلفاء ثلاثہ کی خلافت درست نہ تھی تو یہ کبھی ہو سکتا ہی نہیں تھا کہ حضرت علی جیسا آدمی ان کی اطاعت کرتا اور ان کے نقش قدم پہ چلتا۔

حقیقی بات یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کا آپس کے اندر کوئی بغض نہیں تھا۔ وہ تو ایک دوسرے کیلئے محبت وخلوص کے پیکر تھے کہ:

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
بوبکر و عمر عثمان و علی
بامرتبہ ہیں یاران نبی
ہے فرق مراتب ان چاروں میں

کسی صحابی کو برا کہنے والے کے عذاب کے متعلق تفسیر حسن عسکری کا مصنف لکھتا ہے جو شخص آل محمد یا صحابہ اکرام یا ان کے کسی فرد سے بغض رکھتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا سخت عذاب دیں گے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب ہی کو ہلاک کر ڈالے۔

(تفسیر حسن عسکری ص ۱۹۶)

ہمارے نزدیک تمام صحابہ محترم و مکرم ہیں ہماری آنکھوں کے تارے ہیں رب کے پیارے ہیں دین کے پھیلانے والے ہیں جنت پانے والے ہیں لوگوں کو صراط مستقیم دکھانے والے ہیں جو ان میں سے کسی ایک کو برا کہتا ہے اس کا ایمان سلامت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام سے محبت کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یاالہ العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

گھر کا مالک ہمیں رہنے نہیں دے گا

ایک دن حضرت ابوذر غفاریؓ کے گھر میں ایک شخص داخل ہوا۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو گھر میں کوئی سامان دکھائی نہ دیا۔ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا اے ابوذر! آپ کا سامان کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارا ایک دوسری جگہ گھر ہے۔ اچھا سامان ہم وہاں بھیج دیتے ہیں۔ وہ شخص آپ کی مراد سمجھ گیا اور کہنے لگا اے ابوذرؓ جب تک آپ اس گھر میں ہیں یہاں رہنے کیلئے بھی تو کچھ سامان آپ کے پاس ہونا چاہئے آپ نے یہ سن کر فرمایا: گھر کا اصل مالک ہمیں یہاں رہنے نہیں دے گا۔

اسی طرح ایک مرتبہ شام کے گورنر نے آپؓ کی خدمت میں تین سو دینار بھیجے اور پیغام دیا کہ آپ یہ رقم اپنی کسی ضرورت میں استعمال کر لیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے دینار واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے اپنے علاقہ میں مجھ سے زیادہ کوئی مفلوک الحال نظر نہیں آیا۔